تحریر: فضیلۃ الشیخ سعود الشریم حفظہ اللہ (مکہ مکرمہ)
ترجمہ: حافظ عبدالحمید ازہر (اسلام آباد) (فاضل جامعہ سلفیہ)

دو تہذیبوں کی جنگ اور مسلمان حکمرانوں کی ذمہ داری

فتح مکہ کے روز حضور رسالتمآب ﷺ دشمنوں پر غالب و فتح یاب ہو کر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ پر [illegible] طاری تھا۔ [illegible] زبان [illegible] جاری تھی۔ (ترجمہ) ''حق آگیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنا ہی ہے'' آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ ''عثمان بن طلحہ'' سے کعبے کے دروازے کی کنجی لی پھر مسجد میں تشریف فرما ہوئے حضرت علی ابن ابی طالب کھڑے ہو کر عرض پرواز ہوئے: اے اللہ کے رسول ﷺ زم زم پلانے کی سعادت کے ساتھ کنجی برداری کا شرف بھی ہمیں عطا ہو۔ رسول ﷺ نے فرمایا: عثمان بن طلحہ کہاں ہیں؟ انہیں بلایا گیا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''عثمان یہ لو اپنی کنجی۔ آج کا دن وفا اور حسن سلوک کا دن ہے'' اور یہ آیت کریمہ آپ کی زبان مبارک پر تھی: (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں حقداروں کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو'' یہ کیسا انکسار اور کیسی عظمت کردار ہے کہ ان ستم کیش سراپا عناد کفار مکہ پر کامل اقتدار ہے' مگر ان کے تمام تر سنگین جرائم کی طویل فہرست کے باوجود نبی اکرم ﷺ یہ فراموش نہیں کر سکتے تھے کہ انہیں ہر طرح فتح یابی اور غلبے کی صورت میں بھی عدل و انصاف کا نمونہ پیش کرنے کیلئے مبعوث کیا گیا ہے یہ وہ انصاف جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو ممتاز فرمایا ہے اور انہیں سب اقوام میں سے بہترین اور عدل و انصاف قائم کرنے والا بنایا ہے۔ ارشاد فرمایا: یاد رکھو! عدل و انصاف زمین پر توازن برقرار رکھنے والی چیز ہے'' اور ظلم اہل زمین کیلئے تباہی اور بربادی کا ہتھوڑا ہے۔ ظلم کا سب سے بڑا مظہر زیادتی اور زبردستی ہے اور زیادتی کی بدترین صورت وہ ہے جس میں خون ریزی ہو زمین میں فساد مچے۔ اس میں جبری حکمرانی ہو۔ انسانوں کی طبقات میں تقسیم ہو اور کمزور کو طاقتور کا چارہ بنا دیا جائے اور جنگ کا قانون دستور قرار پائے۔ خیرہ کن تہذیب حاضر کے نزدیک عدل و انصاف ایک اضافی قدر ہے اور اسے جانچنے اور حکم لگانے کے الگ الگ ترازو اور الگ الگ پیمانے ہیں مگر دین اسلام میں عدل و انصاف ایک مستقل قدر ہے اس کے پاس ایک ہی ترازو ہے۔ مسلمان دوسروں سے معاملہ کرتے ہوئے ہمیشہ اسی کو مدنظر رکھتا ہے وہ اس سے محبت رکھتا ہو یا نفرت۔ دوست ہو یا دشمن حالت امن میں ہو یا کیفیت جنگ میں وہ اللہ کے اس فرمان کی تعمیل کرتا ہے۔

(ترجمہ) اور لوگوں کی دشمنی تمہیں عدل و انصاف کی راہ چھوڑنے پر آمادہ نہ کر دے عدل ہی کرو کہ یہی تقویٰ کے قریب ہے۔

> یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر تہذیب کو اس کا بویا ہوا کاٹنے کیلئے پوری مہلت دی جاتی ہے اور جب فصل پک جاتی ہے تو اسے لازماً کاٹنا بھی پڑتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی چکھنا پڑتا ہے جو پرندہ کہیں سے اڑتا ہے تھک کے آخر وہیں اترتا ہے''

امت مسلمہ پر عمومی طور پر اسی پاکیزہ اور ارفع تربیت کا اثر ہے جو تاریخ کے مختلف ادوار صلح و جنگ میں اس کے مثالی طرز عمل کے ذریعے نمایاں ہو کر سامنے آیا۔ بقول شیخ الاسلام ابن تیمیہ ''مومن جب کسی پر غالب آ کر قابو حاصل کر لیتا ہے تو اپنے مغلوب کے ساتھ عدل و انصاف اور احسان کا معاملہ کرتا ہے اور اگر مغلوب ہو جائے تو صبر کرتا ہے اور اپنی مصیبت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں موجب ثواب سمجھتا ہے۔

برادران اسلام! عصر حاضر میں انصاف کا مسئلہ اور اس کے نام پر کی جانے والی کارروائیوں

کی حقیقت اور حقیقی انصاف کے خد و خال جاننے کیلئے فریقین کے طرزِ عمل کا تقابلی جائزہ لینا ضروری ہے اور یہی آج کی گفتگو کا محور ہے یہ موازنہ ہے مسلم عساکر اور تہذیب حاضر کی علمبردار غیر مسلم افواج کے دوران جنگ طرزِ عمل کا اور وہ بھی ایک ہی سرزمین میں ہونے والے واقعات کی روشنی میں جو گزشتہ دو ہزار سال میں چھ بار بیرونی حملوں کا نشانہ بنے۔ یہ وہی سرزمین ہے جہاں سے رسول ﷺ معراج پر گئے یعنی بیت المقدس اور ارض فلسطین۔

یہ سرزمین اہل فارس کے حملے کا نشانہ بنی جنہوں نے شہر کو لوٹا اور جلایا بادشاہ کو قتل کیا اور مقدسات کی توہین کی پھر دس ہی سال بعد رومی چڑھ دوڑے اور قابض فارسیوں کے بالمقابل فتح یاب ہوئے اس فتح کے بعد ان کا سلوک اس شہر کے باسیوں کے ساتھ فارسیوں سے کم وحشت ناک نہ تھا۔ پھر تقریبا دس برس بعد مسلمانوں کو غلبہ نصیب ہوا وہ فاتحانہ اس شہر میں داخل ہوئے مگر اس شان سے کہ کوئی خون نہ بہایا نہ کوئی مال لوٹا۔ کسی بوڑھے کو قتل کیا نہ کسی بچے یا عورت کو، اسی دوران وہ معاہدہ ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے مشہور ہوا اور یہ ایک ایسا معاہدہ ہے جو اسلامی عدل و انصاف اور فراخ دلی کا مظہر ہے اس واقعہ کے چند صدیاں بعد ارض مقدس پر اہل صلیب حملہ آور ہوئے اور وہاں کے باشندے معتوب ٹھہرے۔ غالب آنے والے صلیبیوں نے باشندگان شہر کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اس بیان سے ظاہر ہے جو اسی صلیبی حملے کے قائد سے منسوب ہے وہ کہتا ہے کہ ان کے گھوڑے مسلمانوں کے خون میں ڈبکیاں کھا رہے تھے۔ ایک اور یورپی مورخ کا بیان ہے۔ کہ صلیبیوں کے گروہ بیت المقدس کے گلی کوچوں میں مردوں عورتوں اور بچوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹتے پھرتے تھے۔ یہاں تک کہ مقتولین کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی۔

دوسرا منظر دیکھئے! ایک صدی سے کم عرصہ گزرا ہو گا کہ حطین کے فیصلہ کن معرکہ میں صلاح الدین ایوبی کا لشکر فتح یاب ہوتا ہے اس کے سامنے بیت المقدس کے دروازے کھلتے ہیں مسلمان اس شہر میں فاتحانہ داخل ہوتے ہیں لیکن اس حالت جنگ میں بھی وہ عدل و انصاف، بردباری، وسیع الظرفی اور رحمدلی کی ایسی مثالیں قائم کرتے ہیں کہ مغرب کے مورخ اس بات کا اقرار و اظہار کرنے اور انہیں خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک مصیبت اور اندھی چنگیزیت کا دور آتا ہے جب گزشتہ صدی کے دوسرے عشرے میں یورپی اتحاد کا لشکر یہودی جنگجوؤں کے ہمراہ فلسطین میں داخل ہوتا ہے اور یہود وحشیانہ قتل گاہیں قائم کرتے ہیں اور ظلم و ستم کے نئے نئے رنگ ایجاد کرتے ہیں جن میں بدترین مجرمانہ عمل اور خونریزی میں سب سے ہولناک ''دیریاسین'' کا مشہور عالم قتل عام ہے۔ جس کے متعلق یورپی قصاب جرنیلوں میں سے ایک فخر یہ کہتا ہے کہ اس کارروائی کے بعد ارض فلسطین میں آٹھ لاکھ میں سے صرف ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد باقی رہ گئے جبکہ دیگر یا قتل ہوئے یا قتل کے ڈر سے بھاگ گئے۔ اسی بوچڑ کا کہنا ہے کہ دیریاسین کی قتل گاہیں قائم نہ ہوتیں تو اسرائیل کا معرض وجود میں آنا ممکن نہ ہوتا۔

> ضرورت اس امر کی ہے کہ تہذیب حاضر کے نام نہاد عدل و انصاف [illegible] کی قلعی کھول کر رکھ دی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ [illegible] عدل وہ نہیں جو انصاف کے معنوں میں ہوتا ہے بلکہ یہ وہ عدل ہے جو ظلم اور انحراف کا مفہوم لئے ہوئے ہے

اس کے باوجود تہذیب حاضر کے علمبرداروں نے اس قصاب جرنیل کو امن کا نوبل پرائز عطا کیا۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ ماضی کے اس شرمناک ریکارڈ کے باوجود تہذیب نو کے فرزند اپنے پروپیگنڈے کے بل بوتے پر عدل و انصاف سے متعلق اپنے اچھوتے نقطہ نظر کو معتبر بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ کمزور ممالک پر چڑھ دوڑنے اور ان پر ظالمانہ قبضہ جمانے کا سلسلہ جاری ہے اور کتنے ہی زخم ایسے ہیں جن سے اب بھی خون بہہ رہا ہے۔

یہ نام نہاد تہذیب حاضر ایک استبدادی اور فرعونی تہذیب کا روپ دھار چکی ہے ان اندھی طاقتوں نے خوفناک عفریتوں کی شکل اختیار کر لی ہے اور اپنے سوا دوسرے تمام انسانوں کے حقوق کو نرم چارہ بنا لیا ہے جسے اپنے خونی پنجوں میں مسل کر پھینک دیتی ہیں ان کا ارادہ یہ ہے کہ دور دراز کی نو آبادیاں ان کی ہولناکی کی چراگاہیں بنی رہیں اور ان کے باشندے ان کے غلام بنے رہیں۔ ان کی اسی شیطانی سیاست کا ثمر ہے کہ تہذیب حاضر کا عسکری آتش فشاں پھٹ کر عالم اسلام کے بیشتر حصے کو اپنی قہرمانیوں کا نشانہ بنا چکا ہے۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر تہذیب کو اس کا بویا ہوا کاٹنے کیلئے پوری مہلت دی جاتی ہے اور جب فصل پک جاتی ہے اسے لازما کاٹنا بھی پڑتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی چکھنا پڑتا ہے جو پرندہ کہیں سے اڑتا ہے۔

''تھک کے آخر وہیں اترتا ہے''

(ترجمہ) اور اہل کفر پر ان کے اعمال کی پاداش میں بلا آتی رہے گی یا ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آپہنچے بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا''' بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا'' ''بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا''۔

دوسرا خطبہ:

تہذیب حاضر کی حقیقت پر نظر رکھنے والا جانتا ہے کہ اس کا ضمیر انانیت، تمرد وسرکشی، زمین پر غلبے کی حرص اور زمین پر روئیدگی اور زندگی کی تباہی کی خواہش سے معمور ہے۔ اور اس کی دلیل تباہ کن اسلحہ کے وہ انبار ہیں جن کی مقدار اس قدر ہے کہ اس دنیا کو تینتیس دفعہ تباہ کیا جا سکتا ہے ابھی چند عشرے پیشتر ایک بڑا ملک زہریلی گیسوں پر مشتمل میزائلوں کے بڑے بڑے کنٹینر سمندر کی نذر کر چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تہذیب حاضر کے نام نہاد عدل وانصاف کے دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ تمہارا عدل وہ نہیں جو انصاف کے معنوں میں ہوتا ہے بلکہ یہ وہ عدل ہے جو ظلم اور انحراف کا مفہوم لئے ہوئے ہے اس صورتحال نے مسلمان حکومتوں اور ان کے عوام کے کندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری ڈال دی ہے جس کا انہیں اللہ کے حضور جواب دینا ہوگا۔ ان پر لازم ہے کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے نظام تعلیم و تربیت کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں اور جدید ذرائع ابلاغ کے مفید اور مثبت استعمال سے نسل نو کی ذہنی نشو ونما کریں تا کہ افراد امت مستحکم فکر ونظر سے بہرہ ور ہو کر تہذیب حاضر کے طوفان بلا خیز کا مقابلہ کر سکیں اور انہیں اس حقیقت کا ادراک ہو کہ حق ہمیشہ حق ہی رہتا ہے جو ہر کی قیمت اس لئے کم نہیں ہو جاتی کہ اس کا مالک کسی مصیبت میں گرفتار ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو کہ باطل محض اس لئے حق نہیں ہو جاتا کہ گردش ایام نے اسے قوت بہم پہنچا دی ہے یا فلک نے اسے سروری عطا کر دی ہے۔ فرعون کو اگر بچوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو لونڈیاں بنانے کی قدرت حاصل ہو تو اس کے جرائم کو اخلاق فاضلہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلام میں عدل کا ایک ہی معیار ہے اور ایک ہی ترازو۔ اسی طرح مسلمان حکام اور عام کو یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ تہذیب حاضر کا مقصد ہمیں صفحہ ہستی سے مٹانا اور قصہ پارینہ بنانا ہے وہ ہم پر تین اطراف سے حملہ آور ہے ایک طرف ہماری، روحانی اقدار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف ہماری تاریخ مسخ کی جا رہی ہے۔ تیسری طرف ہماری عسکری قوت کے درپے ہے اس سے پہلے کہ یہ مہلک تکون ہمارے گلے کا پھندہ بن جائے ہمیں بیدار ہونا ہوگا دشمن کے ناپاک ارادے تو یہ ہیں کہ وہ ہمیں کھنڈر بنا کر رکھدے۔ تو کیا حق اسی اندھیر نگری میں کھو کر رہ جائے گا نہیں ہرگز نہیں ہمارے آباؤ اجداد بارہا اس قسم کی کٹھنائیوں سے گزر چکے ہیں اور وہ ہر آزمائش میں کندن بن کر نکلے ہیں۔ اب بھی ہم اس خارزار سے اللہ کی مدد سے سرخرو ہو کر نکلیں گے (ان شاء اللہ)

مسلمان حکام اور عوام کو یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ تہذیب حاضر کا مقصد ہمیں صفحہ ہستی سے مٹانا اور قصہ پارینہ بنانا ہے وہ ہم پر تین اطراف سے حملہ آور ہے ایک طرف ہماری روحانی اقدار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف ہماری تاریخ مسخ کی جا رہی ہے۔ تیسری طرف ہماری عسکری قوت کے درپے ہے اس سے پہلے کہ یہ مہلک تکون ہمارے گلے کا پھندہ بن جائے ہمیں بیدار ہونا ہوگا دشمن کے ناپاک ارادے تو یہ ہیں کہ وہ ہمیں کھنڈر بنا کر رکھدے۔ تو کیا حق اسی اندھیر نگری میں کھو کر رہ جائے گا نہیں ہرگز نہیں ہمارے آباؤ اجداد بارہا اس قسم کی کٹھنائیوں سے گزر چکے ہیں اور وہ ہر آزمائش میں کندن بن کر نکلے ہیں۔ اب بھی ہم اس خارزار سے اللہ کی مدد سے سرخرو ہو کر نکلیں گے (ان شاء اللہ)

بالآخر نبی اکرم ﷺ کا یہ قول مبارک پوری تابنا کی کے ساتھ پورا ہوگا کہ

''ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب یہ زمین عدل وانصاف سے اسی طرح بھر جائے گی جیسے اس سے پہلے ظلم وجور سے اٹ گئی تھی''۔

اساتذہ کیلئے ضروری اطلاع

تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے لئے اردو میں ایک کل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی منعقد کیا جا رہا ہے۔ موضوع ہے ''پاکستانی معاشرے میں غیر اسلامی رسم ورواج'' مضامین وصول کرنے کی آخری تاریخ 30 نومبر 2002 ہے۔ انعامات قواعد وضوابط وغیرہ کے لئے خط لکھیں۔

البلاغ فاؤنڈیشن سرجی میڈ ہسپتال ظفر علی روڈ لاہور

فون: 6714?11-18, Ext 3075

ای میل: 287@one.net.pk